www.ShianeAli.com

فغاں تھی فاطمہ صغرا کی آہ بابا آہ نبیؐ کی قبر سے پیدا ہوئی صدا ناگاہ	۱۶	پکارتی تھی یہ زینبؑ دوہائی یا جدّاہ کہ بس کر دے تزلزل میں بارگاہ الٰہ

مرثیہ نمبر ۸۰

یہ کربلا سے خبر جبرئیلؑ لایا ہے
شہید روتے ہیں شبیرؑ کو غش آیا ہے

شبیرؑ کی فرقت میں بکا کرتی تھی صغرا جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغرا	۱	دن آمد اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغرا زہراؑ کی لحد پہ یہ کہا کرتی تھی صغرا

بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

بی بی میں تمہاری لحد پاک کے قرباں پردیس میں بابا ہے لبوں پر ہے مری جاں	۲	دادا کے لئے پوتی کی مشکل کرو آساں آ بیٹھو سرہانے مرے مرقد سے کوئی آں

لو تم تو بلائیں مری ہاتھوں کو بڑھا کر
میں روؤں تمہیں دل کے دھڑکنے کو دکھا کر

جب مرقد زہراؑ سے یہ کہتی تھی وہ دکھیا دادی ہے کہاں جس سے یہ تو کہتی ہے صغرا	۳	ہوتی تھی صدا قبر پیمبرؐ سے یہ پیدا شبیرؑ کے ہمراہ لحد سے گئی زہراؑ

رونا ہے تیری دادی کو لاشہ پہ لپٹ کے
اب آئیگی شبیرؑ کا چالیسواں کرکے

سن کر یہ صدا ہوتی تھی بیہوش وہ بیمار فرماتی تھی عباسؑ کی مادر بھی بہت پیار	۴	ام سلمہؑ چھاتی سے لپٹاتی تھی ہر بار تھا صبر نہ اس کے دل بے صبر کو زنہار

کہتی تھی کہ جاں نذر پدر کرتی ہوں لوگو
فکر کفن و گور کرو مرتی ہوں لوگو

Presented by www.ziaraat.com

۱۵
القصہ شتربانوں نے واں اونٹ بٹھائے
بانوؑ جو اترنے لگی گردن کو جھکائے
اور محمل و ہودج سرِ دروازہ لگائے
سجادؑ پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے
بیوہ شہ کے سر کی اُترتی ہے محجّو
مادر علی اکبرؑ کی اُترتی ہے محجّو
ٹو

۱۶
کچھ عورتیں روتی ہوئیں واں آئیں کھلے سر
دل بانوؑ کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
اور واسطے پردے کے لگیں روکنے چادر
جس سے مرا پردہ تھا چلا اس پہ تو خنجر
بے وارثی ہوں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
پردہ نہ کرو پردہ کے قابل میں نہیں ہوں
ٹو

۱۷
زینبؑ کے اُترنے کی وہاں آئی جو باری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
منہ کر کے سوئے کرب و بلا تب یہ پکاری
تم آکے اُتارو تو بہن اُترے تمہاری
ٹو
ہو دُور مگر صاحبِ اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں اور رُوک کے چادر کو کھڑے ہو

۱۸
زینبؑ کو صدا رُوحِ برادر کی یہ آئی
موجود ہے یاں رُوحِ شہِ کرب و بلائی
خواہر ترے ہمراہ یہاں آیا ہے بھائی
تم شوق سے اُترو اسد اللہؑ کی جائی
سب جانتے ہیں صاحبِ عصمت تو بڑی ہے
مادر مری روکے ہوئے چادر کو کھڑی ہے

۱۹
سر پیٹتے اُتری شہِ مظلوم کی خواہر
فضہؑ نے کیا فرش سیہ بادلِ مضطر
داخل ہوئے سب اہلِ حرم گھر میں کھلے سر
سر ننگے حرم بیٹھ گئے آکے برابر
اس فرش پہ تو قافلہ اہلِ عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب پڑا تھا
ٹو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۰
صغراؑ کو لئے گود میں عباسؑ کی مادر
چپکے سے کہا روتی ہو کیوں زینبؑ مضطر
زینبؑ کے قریں آن کے بیٹھی وہ زمیں پر
صغراؑ کو تسلی دو کہ مرتی ہے یہ دختر

مرثیہ نمبر ۸۱/۴

جس وقت سے حال اپنی یتیمی کا سنا ہے
کچھ منھ سے نہیں بولتی سکتا سا ہوا ہے

۱
وطن میں قافلۂ کربلا کی آمد ہے
یتیم سرور گلگوں قبا کی آمد ہے
سواریٔ حرم مصطفےٰؐ کی آمد ہے
غریب و بیکس و بے آشنا کی آمد ہے

تمام شہر ہے شائق علیؑ کے پیاروں کا
نبیؐ کے روضہ پہ مجمع ہے دوستداروں کا

۲
سنا تھا جب سے کہ آتے ہیں سید اکرم
کبھی تو جھکتی تھی سجدہ میں وہ بدیدۂ نم
خوشی سے فاطمہ صغراؑ کا تھا عجب عالم
کبھی یہ کہتی تھی کیوں نانی جان جی گئے ہم

وطن میں آج شہِ مشرقین آتے ہیں
چلو چلو مرے بابا حسینؑ آتے ہیں

۳
اٹھیں یہ سنتے ہی ام البنینؑ بشوق تمام
سنا یہ شور کہ لو آئے شاہِ عرش مقام
گئیں جو متصل روضۂ رسولؐ انام
نظر وہ آتا ہے دیکھو نشانِ فوجِ امام

بڑے شکوہ سے حیدر کا یادگار آیا
علم لئے ہوئے عباسؑ نامدار آیا

۴
پکاری کوٹھے سے چلا کے تب یہ اک زن پیر
سر اپنے پیٹتے آتے ہیں سب صغیر و کبیر
نہ غل کرو کہ مرا حال غم سے ہے تغیر
یقیں یہ ہے کہ نہیں آئے حضرتِ شبیرؑ

نہ وہ رفیق نہ وہ بھائی بند آتے ہیں
جھکائے گردنیں کوتل سمند آتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com